خواتین کا طریقۂ نماز



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

خواتین کا طریقۂ نماز

تالیف

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیق

حضرت مولانا سحبان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناظم جامعہ دار العلوم کراچی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ . اما بعد!

احقر نے عزیزی مولوی عبد الرؤف سلّمہٗ کا ترتیب دیا ہوا رسالہ ''خواتین کا طریقۂ نماز'' پر سرسری نظر ڈالی، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس رسالہ میں عورتوں کی نماز کا مفصّل طریقہ تحریر کر دیا ہے، مردوں کی نماز کا تفصیلی طریقہ تو عام طور پر مل جاتا ہے لیکن عورتوں کی نماز کا مفصّل طریقہ عموماً نہیں ملتا،

اس لحاظ سے یہ رسالہ بہت مفید اور کارآمد ہے اور مستند ومعتبر ہے، خواتین کو یہ رسالہ سامنے رکھ کر اپنی نماز درست کرنی چاہئے اور یہ رسالہ ہر گھر میں ہونا چاہئے تاکہ فریضۂ نماز سنّت کے مطابق ادا ہو اور بارگاہ الٰہی میں باعثِ قبول ہو۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔ آمین۔

(حضرت مولانا) سحبان محمود (صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

خادمِ حدیث وناظم جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتّب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِیْنَ.

نماز بہت اہم عبادت ہے، اس کو سنت کے مطابق ٹھیک ٹھیک ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے لیکن ہم اپنی یہ ذمہ داری پوری نہیں کرتے جس کی وجہ سے اکثر ہماری نمازیں خلافِ سنّت ادا ہوتی ہیں اور انوارِ سنّت سے خالی رہتی ہیں، پھر عام لوگوں کو خصوصاً خواتین کو سنّت کے مطابق نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی معلوم نہیں، اسلئے بھی ہماری نمازیں صحیح

طریقے سے ادا نہیں ہوتیں اگر ذرا سی توجہ کرلیں اور توجہ دے کر نماز کا صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہوگی بلکہ اور سہولت سے ادا ہوگی اور اس کا اجر وثواب بھی کہیں زیادہ ہوگا، لہذا محترم جناب مولوی اشتیاق صاحب کی فرمائش پر یہاں نماز کے متعلق چند منتخب حدیثیں، اور خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ تفصیل سے تحریر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں اور اس کے مطابق اپنی نمازیں درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

ناچیز عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اطاعت اور محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. [سورہ الحشر، آیت:۷]

ترجمہ

اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو جو کچھ دیدیا کریں اسے لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو منع کردیا کریں، اس سے رک جایا کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ، وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ (سورہ آل عمران آیت ۳۱)

ترجمہ

اے نبی آپ لوگوں سے کہہ دیجئے! اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو! اس پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے، اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادیں گے، اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ضروری ہے اور دوسری آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے

پر موقوف ہے بس یوں سمجھیں کہ ہماری نجات اور فلاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے میں ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

میری ساری امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کر دیا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! کون انکار کرے گا؟ ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (گویا) انکار ہی کیا۔

(بخاری)

ایک جگہ ارشاد ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لیکر آیا ہوں۔ (مشکوۃ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نماز کے بارے میں بہت تاکیدی حکم دیا ہے اور اس کا اہتمام کرنے والوں کے لئے بڑی بشارتیں دی ہیں اور نہ پڑھنے والوں کے لئے ہولناک عذاب اور وبال بیان فرمایا ہے، لہذا مذکورہ آیات واحادیث کی روشنی میں نماز کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھئے! عمل کیجئے! اور فلاح پایئے!

بشارتیں اور خوشخبریاں

گناہ معاف ہونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسم سردی اکے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال

پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل فرادیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہیں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرمادیتے ہیں، تو حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ

میں نے یہ مضمون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ سنا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے اپنے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے. بجھاؤ، چنانچہ (دیندار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے (صبح سے ظہر تک) گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری ، بدکاری وغیرہ)

کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز وظیفہ ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔ (الترغیب)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے، پھر پورے خشوع اور اچھے رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے واسطے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو، اور نماز کی یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ: ان احادیث سے واضح ہوا کہ نماز ایسا مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ نماز پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوتے رہتے

ہیں اور گناہوں کی گندگی دھلتی رہتی ہے لیکن نماز کی یہ تاثیر اور برکت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ نماز کبیرہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو کیونکہ کبیرہ گناہوں کی نجاست اتنی غلیظ ہوتی ہے کہ اس کا ازالہ صرف توبہ ہی سے ہوسکتا ہے ہاں اللہ تعالیٰ چاہے تو یونہی معاف فرمادے، بہر حال نماز کا اہتمام کرنا چاہئے۔نماز گناہوں کی معافی کا اہم ذریعہ ہے۔

شہید سے پہلے جنّت میں جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک صاحب جہاد میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا، میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا

ایک سال بعد انتقال ہوا تھا ان شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہوگئے تو مجھے بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا درجہ تو بہت اونچا ہے، وہ پہلے جنت میں داخل ہوتے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا ان کی نیکیاں نہیں دیکھتے کہ کتنی زیادہ ہوگئیں، ایک رمضان المبارک کے پورے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے اور چھ ہزار اور اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں ان کی بڑھ گئیں۔

(الترغیب)

جنت میں داخلہ کی ضمانت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں

اوراس کا میں نے اپنے لئے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر ان کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (الترغیب)

نماز پر جنت کا وعدہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر پوری دلی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو جنت اس کے لئے ضرور واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز کی پابندی اور سنت

کے مطابق اس کی ادائیگی نمازی کے لئے جنت میں جانے کا یقینی ذریعہ ہے لہذا اس کو ضرور اپنانا چاہئے۔

نماز کی تاکید

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں فرمائیں جن میں سے چار یہ ہیں: اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تم جلا دیئے جاؤ یا سولی چڑھا دیئے جاؤ، دوسرے یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (مشکوۃ)

نماز کی عظیم فضیلت

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیبر کو فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنے مالِ غنیمت کو نکالا جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید وفروخت شروع ہوگئی، (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا، دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہ مل سکا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ (۱)

---

(۱) اس کی مقدار اس زمانے کے لحاظ سے تقریباً ساڑھے ۳۶ کلوگرام چاندی ہے۔

چاندی نفع میں بچی، حضور اقدس صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل ہے۔ (ابوداؤد)

نماز چھوڑنا گھر لٹنے کے برابر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (الترغیب)

تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ

کرو، ایک نماز جب اس کا وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ جب تیار ہو جائے، تیسرے بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔ (الترغیب)

دس باتوں کی وصیت

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی:

۱...... یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، گو تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

۲...... والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔

۳...... فرض نماز جان کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان کر

چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اُس سے بَری ہے۔

۴......شراب نہ پینا کہ یہ برائی اور فحش کی جڑ ہے۔

۵......اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔

۶......لڑائی میں نہ بھاگنا چاہے سب ساتھی مر جائیں۔

۷......اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے جیسے طاعون وغیرہ تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

۸......اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

۹......تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔

۱۰......اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔

(الترغیب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آخری وقت میں جب زبانِ مبارک سے لفظ بھی پورے نہیں نکل رہے تھے اس وقت بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اور غلاموں کے حقوق کی تاکید فرمائی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے کہ آخری کلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کی تاکید اور غلاموں کے بارے میں اللہ رب العزت سے ڈرنے کا حکم تھا۔ (الجامع الصغیر)

فائدہ: احادیث سے کس قدر نماز کی تاکید اور اہمیت معلوم ہورہی ہے اسلئے نماز کی بے حد بے فکر کرنے چاہئے اور وقت پر ادا کرنے کا خیال رکھنا چاہئے۔

عتاب اور عذاب

نماز نہ پڑھنا کفر کے برابر ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (الترغیب)

فائدہ: بلا عذرِ معتبر جان بوجھ کر نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے جیسے کفر بہت بڑا گناہ ہے اسلئے نماز نہ پڑھنے کے گناہ سے بیحد بچنا چاہئے۔

بے نمازی کا کافروں کے ساتھ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی، اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کیلئے قیامت کے دن نہ نور ہوگی اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ، اس کا حشر فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (الترغیب)

فرض نماز نہ پڑھنے پر سر کچلنا

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ (صبح کی نماز کے بعد) صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر بیان فرمادیتے)

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ معمول دریافت فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے اس کے بعد لمبا خواب ذکر فرمایا جس میں جنّت، دوزخ اور اس میں مختلف قسم کے عذاب لوگوں کو ہوتے ہوئے دیکھے، منجملہ ان کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جارہا ہے اور اس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ وہ پتھر لڑھکتا ہوا دور جاپڑتا ہے اتنے میں اس کو اٹھایا جاتا ہے وہ سر دیسا ہی

ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے، اسی طرح اس کے ساتھ برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس شخص نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ (الترغیب)

دو کروڑ ۸۸ لاکھ سال جہنم میں جلنا

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کر دے گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت میں نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا، اور ایک حقب کی مقدار اسّی برس ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک

ہزار برس کے برابر ہوگا (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی) (مجالس الابرار صفحہ:۳۶۵ مجلس نمبر۵۱)

نمازی پر پانچ انعام

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں:۔

۱...... ایک یہ کہ اس پر رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔

۲...... دوسرے یہ کہ عذابِ قبر ہٹادیا جاتا ہے۔

۳...... تیسرے یہ کہ قیامت کے دن اس کے اعمال نامے اس کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے (جن کا حال سورہ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے کہ جن لوگوں کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نہایت خوش وخرم ہوں گے اور ہر

شخص کو دکھاتے پھریں گے)

۴۔۔۔چوتھے یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گذر جائیں گے۔

۵۔۔۔پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔

بے نمازی کو پندرہ قسم کا عذاب

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقہ سے عذاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

دنیا کے پانچ عذاب

دنیا کے پانچ عذاب تو یہ ہیں۔

ا...... اوّل یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

۲......دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

۳......تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔

۴......چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

۵...... پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت تین عذاب

اور موت کے وقت تین عذاب یہ ہیں۔

۱۔ اول ذلت سے مرتا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ بھوکا مرتا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ (اگر سمندر بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی)

قبر کے تین عذاب

قبر کے تین عذاب یہ ہیں۔

۱۔۔۔قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

۲۔۔۔دوسرے قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے۔

۳۔۔۔تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لانبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز

ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے، اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے پر تین عذاب

اور قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں۔

۱......ایک حساب سختی سے کیا جائے گا۔

۲......دوسرے حق تعالیٰ شانہ کا اس پر غصہ ہوگا۔

۳......تیسرے جہنم میں داخل کردیا جائیگا۔

یہ کل میزان چودہ ہوئیں، ممکن ہے پندرھواں بھول سے رہ گیا ہو۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

پہلی سطر: اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔

دوسری سطر: اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص۔

تیسری سطر: جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (فضائل نماز)

خشوع وخضوع

نماز میں خشوع وخضوع کی بہت تاکید ہے، اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اور خشوع اس کو کہتے ہیں کہ نمازی نماز

کے اندر اپنے اختیار سے دھیان اللہ کی طرف رکھے یا جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکے الفاظ یا معنیٰ کی طرف توجہ رکھے، اپنے اختیار سے دھیان ادھر ادھر نہ لے جائے البتہ غیر اختیاری طور پر دھیان بھٹکنا خشوع کے خلاف نہیں ہے، اور خضوع اس کو کہتے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے دوران نمازی پر سکون واطمینان کی کیفیت قائم رہے اور تمام ارکان سکون ووقار سے ادا ہوں، عجلت اور جلد بازی نہ کی جائے، لیجئے! اب احادیثِ طیبہ سے خشوع وخضوع کی اہمیت ملاحظہ کیجئے!

نماز کی دعاء اور بد دعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر

پڑھے وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع وخضوع سے بھی پڑھے کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی، اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بد عادیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا، اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (الترغیب)

نماز میں سکون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی نماز میں ادھر اُدھر جھکنے لگی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ) نماز توڑنے کے قریب ہو گئی، پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو سکون سے رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں، بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔ (الجامع الصغیر)

عذاب سے حفاظت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو قیامت کے دن پانچوں نمازیں ایسی لے کر حاضر ہوا کہ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کرتا رہا اور وضو کا بھی اہتمام کرتا رہا ہو، اور ان نمازوں کو خشوع وخضوع سے پڑھتا رہا ہو تو حق تعالیٰ شانہ نے عہد فرمالیا ہے کہ اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا، اور جو ایسی نمازیں نہ لے کر حاضر ہو اس کیلئے کوئی وعدہ نہیں چاہے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں چاہے عذاب دیں۔ (الترغیب)

بدترین چور

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز سے بھی چوری کرلے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے۔ (الترغیب)

خشوع اٹھ جانا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اس امت سے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا، تو دیکھے گا کہ (بھری مسجد میں) ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔

مذکورہ تمام احادیثِ مبارکہ سے واضح ہوا کہ نماز نہایت پابندی سے پڑھنی چاہئے اور کامل طریقہ سے پورے

خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہئے، لیجئے! اب آپ نماز کا کامل طریقہ پڑھئے اور اپنی نماز درست کیجئے۔ ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی آنے والے طریقہ کے مطابق اپنی اپنی نماز درست کریں اور لڑکیوں کی نماز بھی صحیح کریں اور کبھی کبھی اپنی نماز اس کے مطابق جانچتی رہا کریں۔

خواتین کے طریقۂ نماز کا ثبوت

خواتین کا طریقۂ نماز آگے آرہا ہے اس سے پہلے ایک سوال اور تفصیلی جواب لکھا جاتا ہے جس میں خواتین کے طریقۂ نماز کا مردوں کے طریقۂ نماز سے جدا ہونا احادیثِ طیبہ اور آثار صحابہؓ سے ثابت کیا گیا ہے اور یہ اس بناء پر لکھا جارہا ہے کہ اکثر غیر مقلد مسلمانوں کو خصوصاً خواتین کو یہ تاثر

دیتے رہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کی نماز کا ایک ہی طریقہ ہے، چنانچہ ان کی غیر مقلّد عورتیں مردوں کی طرح نمازیں ادا کرتی ہیں اور یہ محض ناواقفیت پر مبنی ہے لہذا اس تفصیلی وضاحت کے بعد غیر مقلّد عورتوں کو ان احادیث وآثار کی پیروی کرنی چاہئے اور حق کو قبول کرنا چاہئے، اور حنفی مذہب رکھنے والی خواتین کو پورا اطمینان رکھنا چاہئے کہ ان کا طریقہ بالکل صحیح ہے اور شریعت کے عین مطابق ہے۔ لیجئے سوال وجواب پڑھئے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی حنفی مذہب سے تعلق رکھتی ہے، اس کا شوہر غیر مقلّد ہے اور وہ اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم مردوں کی طرح نماز پڑھا کرو! عورتوں

کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے کے مطابق ہے کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے جدا ہونا بالکل ثابت نہیں ہے، اب آپ بتائیے کہ حنفی لڑکی کو شوہر کے مطابق اپنی نماز مردوں کی طرح پڑھنی چاہئے یا نہیں ؟ اور حنفی بیوی کو غیر مقلد شوہر کا مذکورہ حکم ماننا ضروری ہے یا نہیں؟

اور نیز حنفی مذہب میں عورت کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے سے جدا ہونا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ مفصل اور مدلل جواب دیکر مطمئن فرمائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ

احقر عبدالحلیم

ڈھرکی، سندھ

الجواب: حامداً و مصلّیاً

مذکورہ صورت میں اہل حدیث شوہر کا اپنی حنفی بیوی کو مردوں کے طریقہ سے نماز پڑھنے پر مجبور کرنا جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی طرح ہونا کسی بھی حدیث سے صراحتاً ثابت نہیں بلکہ خواتین کا طریقۂ نماز مردوں کے طریقے سے جدا ہونا بہت سی احادیث اور آثار صحابہؓ وتابعین سے ثابت ہے اور چاروں ائمۂ فقہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں۔ تفصیل ذیل میں ہے:

۱....عن ابن عمر رضی الله عنهما انه سئل کیف کان النّساء یصلّین علی عهد

رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کنّ یتربصن ثم اُمرن ان یحتفزن ۔

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ خواتین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر نماز ادا کریں ۔ (جامع المسانید، ص:۴۰۰، ج:۱)

۲ . . . وعن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله علیه

وسلم : یا وائل بن حجر ! اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأة تجعل یدیها حذاء ثدییها

ترجمہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ سکھلایا تو فرمایا اے وائل بن حجر! جب تم نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔ (مجمع الزوائد، ص:۱۰۳، ج:۱)

۳.... عن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم مرّ علی امرأتین تصلّیان فقال اذا سجدتما فضمّا بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل.

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لئے کہ اس میں عورت مرد کے مانند نہیں ہے۔ (السنن للبیہقی، ص:۲۲۳، ج:۲، اعلاء السنن بحوالہ مراسیل أبی داؤد، ص:۱۹، ج:۳)

۴.... عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلست المرأۃ للصلوٰۃ وضعت بطنها فی فخذیها کاستر مایکون لها وان اللہ تعالیٰ ینظر الیها ویقول یا ملائکتی اشهدکم انی قد غفرت لها

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ

کو اپنی دونوں رانوں سے ملالے اس طرح کہ اس سے زیادہ سے زیادہ ستر ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس عورت کی بخشش کردی۔

۵.... عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء. (ترمذی، ص:۸۵، سعید کمپنی، مسلم شریف، ص:۱۸۱، ج:۱)

ترجمہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (کہ اگر نماز کے دوران کوئی ایسا امر پیش آجائے جو نماز میں حارج ہو تو) مردوں کے لئے یہ ہے کہ وہ تسبیح کہیں اور عورتیں صرف تالی بجائیں۔

٦.... قال ابوبكر بن ابی شيبه سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها فی الصلاة قال حذو ثدييها (وقال ايضاً بعد اسطر) لاترفع بذلک يديها كالرجل واشار فخفض يديه جدّاً وجمعها اليه جدّاً وقال ان للمرأة هيئة

لیست للرجل .(المصنف لابی بکر بن ابی شیبہ ، ص: ۲۳۹، ج: ۱)

ترجمہ

امام بخاری کے استاد ابو بکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ان سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی چھاتیوں تک، اور فرمایا نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد اٹھاتے ہیں اور انہوں نے اس بات کو جب اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو اچھی

طرح ملایا اور فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔

۷....حدثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق وعن الحارث عن علی رضی الله عنه قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذيها .

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی رانوں کو ملا لے۔ (بیہقی، ص:۲۲۳، ج:۲)

عن ابن عباس رضی الله عنهما انه سئل عن صلاة المرأة فقال تجتمع وتحتفز .

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ (سب اعضاء کو) ملا لے اور سرین کے بل بیٹھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور آثارِ صحابہ وتابعین سے عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز سے واضح طور پر مختلف ہونا ثابت ہوا، اب اس بارے میں ائمہ فقہ کا مسلک ملاحظہ فرمائیں۔

وفی مذهب الحنفية :

واما فی النساء فاتفقوا علی ان السنة لهنّ وضع الیدین علی الصدر لأن ذلک استرلها

كما فی البنایة وفی المنیة المرأة تضعهما تحت ثدییها .(السعایة ، ص:١٥٦ ، ج:٢)

والمرأة تنخفض فی سجودها وتلزق بطنها بفخذیها لان ذلک استرلها (وفی موضع آخر) وان کانت امرأة جلست علی الیتیها الیسریٰ واخرجت رجلیها من الجانب الایمن لانه استرلها الخ(ھدایه ، ص:١١١ ، ج:١)

وفی مذهب المالکیة :

ندب مجافاة ای مباعدة (رجل فیه) ای السجود (بطنه فخذیه) فلا یجعل بطنه علیها ومجافاة (مرفقیه رکبتیه) ای عن

ركبتيه ومجافاة ضبعيه اى مافوق المرفق

الى الابط جنبيه اى عنهما مجافاة وسطا

فى الجميع واما المرأة فتكون منضمة

فى جميع احوالها .(الشرح الصغير

للدردير المالكى، ص: ٣٢٩، ج: ١)

وفى مذهب الشافعية:

قال النووى (يسن ان يجافى مرفقيه عن

جنبيه ويرفع بطنه عن فخذيه وتضم المرأة

بعضها الى بعض (وقال بعد اسطر) روى

البراء بن عازب رضى الله عنهما ان النبى

صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد جنح

(وروى جنحى) والجنح الخاوى) وان كانت امرأة ضمّت بعضها الى بعض لان ذلك استرلها.(شرح المهذب ، ص:۴۰۴،ج:۳)

وفى مذهب الحنابلة :

وفى المغنى : وان صلّت امرأة بالنساء قامت معهن فى الصف وسطاً قال ابن قدامة فى شرحه اذا ثبت هذا فانها اذا صلّت بهن قامت فى وسطهن لا تعلم فيه خلافاً بين من رأى لها ان تؤمّهن ولان المرأة يستحب لها التستر ولذلك لايستحب لها التجافى الخ (المغنى ، ص:۲۰۲. ج:۲)

مذکورہ بالا احادیثِ طیبہ، آثار صحابہ وتابعین اور چاروں مذاہب فقہ حقہ کے حضرات فقہاء کرام کی عبارات سے جو عورتوں کی نماز کا مسنون طریقہ ثابت ہوا وہ مردوں کے طریقۂ نماز سے جدا ہے، عورتوں کے طریقۂ نماز میں زیادہ سے زیادہ پردہ اور جسم سمیٹ کر ایک دوسرے سے ملانے کا حکم ہے اور یہ طریقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک اس امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے، آج تک کسی صحابی یا تابعی یا دیگر فقہاءِ امت کا کوئی ایسا فتویٰ نظر نہیں آیا جس میں عورتوں کی نماز کو مردوں کی نماز کے مطابق قرار دیا ہو، نیز خود اکابر اہل حدیث حضرات اس مسئلہ میں مذکورہ بالا احادیث کے مطابق فتویٰ دیتے رہے ہیں، چنانچہ

مولانا عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی) جو بانی جامعہ ابی بکر گلشن اقبال کراچی کے دادا ہیں) اپنے فتاویٰ میں وہ حدیث جو ہم نے کنز العمال اور بیہقی کے حوالہ سے نقل کی ہے اسکے بارے میں فرماتے ہیں:

"اور اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے"

نیز اس کے بعد مختلف کتب مذاہب اربعہ سے حوالہ کرنے کے بعد آخر میں نتیجۃً فرماتے ہیں کہ:

"غرض یہ کہ عورتوں کا انضمام (اکٹھی ہوکر) اور انخفاض (سمٹ کر اور چمٹ کر) احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت

ہے اور اس کا منکر کتب حدیث اور تعامل اہل علم سے بے خبر ہے"۔

واللہ اعلم

حررہ عبدالجبار عفی عنہ

(فتاویٰ غزنویہ، ص:۲۷، ۲۸، فتاویٰ علمائے حدیث، ص:۱۴۰۹۰، ج:۳)

جہاں تک اہل حدیث حضرات کے دعویٰ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں نہ تو ان کے پاس کوئی قرآنی آیت ہے اور نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ، البتہ اگر وہ حضرات ام درداء کا اثر استدلال میں پیش کریں جو یہ ہے کہ:

"عن مکحول ان ام الدرداء کانت تجلس فی الصلاۃ کجلسۃ الرجل"

ترجمہ: حضرت ام درداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں (المصنف لابن ابی شیبہ، ص:۲۱۱، ج:۱)

تواس اثر کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس اثر سے استدلال کرنا کئی وجہ سے درست نہیں:

۱۔۔۔پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگرچہ حافظ مزیؒ نے ان کو صحابیہ کہا ہے لیکن دوسرے محدثین وناقدین نے ان کو تابعیہ شمار کیا ہے، لہذا یہ صحابیہ نہیں تابعیہ ہیں اور ایک تابعی کا عمل اگرچہ اصول کے مخالف نہ بھی ہو تب بھی اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

وفی الفتح وعمل التابعی بمفردہ ولو لم یخالف لایحتجّ بہ (ص: ۲۵۲، ج: ۲)

۲۔۔۔بالفرض اگر ان کو صحابیہ بھی مان لیا جائے تو یہ ان صحابیہ

کی اپنی رائے ہے، ان صحابیہ نے نہ تو کسی اور کو اس کی دعوت دی ہے اور نہ ہی انہوں نے اس فعل پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول و فعل اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ نقل کیا ہے، لہذا عورتوں کی نماز کے سلسلہ میں امت کے عملی تواتر کے خلاف اس رائے کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن حکیم کی متواتر قرأت کے خلاف شاذ قرأت کی، اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان شاذ قرأت کیلئے متواتر قرآن حکیم کی تلاوت نہیں چھوڑتا اور نہ کسی دوسرے مسلمان کو اس کی دعوت دیتا ہے۔

۳۔۔۔نیز اگر اس اثر کے الفاظ پر غور سے نظر ڈالی جائے تو اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے اسلئے کہ اس میں ام درداء کے ہیئت جلوس کو مرد کے ہیئت جلوس سے تشبیہ دی گئی ہے جس

سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ ام درداءتو مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں لیکن دوسری صحابیات اور خواتین کا طریقۂ نماز مردوں سے مختلف تھا جس کا احادیثِ بالا میں ذکر ہوا۔

اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اگر یہ اثر قابل استدلال نہیں تو پھر امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح بخاری میں کیوں ذکر کیا ہے تو یہ شبہ بھی صحیح نہیں ہے اسلئے کہ امام بخاری نے اس اثر کو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اس سے عورتوں کی نماز کے طریقہ پر استدلال کیا جائے بلکہ صرف اس بات کی تقویت کے لئے ذکر کیا ہے کہ مردوں کے جلوس کی کیفیت نماز میں کیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں:

وعرف من رواية مكحول ان الصغرى

التابعية لا الكبریٰ الصحابية لانه ادرک الصغری ولم يذکر البخاری اثر امّ الدرداء ليحتج به بل للتقوية الخ

(ص:۲۵۲، ج:۱)

نیز اگر یہ حضرات صلّوا کما رأیتمونی اصلّی سے استدلال کریں کہ عورتوں کی نماز مردوں کے مطابق ہے تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں، اول تو اس جملہ کا سیاق وسباق ایک خاص واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک خاص وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن قیام کے لئے آیا تھا، واپسی پر آپ نے ان کو کچھ نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ صلّوا کما رأیتمونی اصلّی۔

بہر حال اگر اس جملہ کو سیاق وسباق سے ہٹ کر
دیکھیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حدیث کی عمومیت میں
مرد وعورت سمیت پوری امت شریک ہے اور پوری امت پر
لازم ہے کہ جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ہے
وہی طریقہ امت کا ہو لیکن یہ واضح ہو کہ اس عمومیت پر عمل اس
وقت تک ہی ضروری ہے جب تک کوئی شرعی دلیل اس کے
معارض نہ ہو اور اگر کوئی دلیل خصوص کی بعض عمل یا افراد میں
اس حکم کے معارض ہو تو اس دلیل خصوص کی وجہ سے وہ بعض
افراد یا وہ عمل اس امر کی تعمیل سے مستثنیٰ ہوں گے۔ چنانچہ ضعفاء
اور مریض ان احادیث سے جن میں ان کے لئے تخفیف کی گئی
ہے اور عورتیں ان تمام احادیث سے جس میں ان کو ستر پوشی اور

اختفاء کا حکم دیا گیا ہے اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے لہذا مستثنیات کی موجودگی میں اس جملہ سے عورت اور مرد کی نماز میں مجموعی کیفیت اور طریقہ پر مطابقت کا استدلال درست نہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر الشافعی نے اس بات کو فتح الباری میں ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

اذا اخذ مفرداً عن ذکر سببه وسیاقه اشعر بانه خطاب للامة بأن یصلّوا کما کان فیقوی الاستدلال به علی کل فعل ثبت انه فعله فی الصلاة لکن هذا الخطاب انما وقع لمالک بن الحویرث واصحابه کان یوقعوا الصلاة علی الوجه

الـذی رأوه صـلـی اللہ علیه وسلم یصلّیه نـعـم یشـارکهـم فـی الحکم جمیع الامّة بشرط ان یثبت استمراره صلی الله علیه وسلم علی فعل ذلک الشئی المستدل بـه دائـماً حتی یدخل تحت الامر ویکون واجباً وبعض ذلک مقطوع باستمراره علیه واما مالم یدل دلیل علی وجود تلک الصلوات التی تعلق الامر بایقاع الصلوٰة علی صفتها فلا نحکم بتناول الامر .

(ص:٢٣٧، ج:١٣)

لہٰذا احادیثِ بالا اور فقہاءِ امت کی تصریحات کے

مطابق سنت یہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور سمٹ کر بیٹھے، ستر کا زیادہ اہتمام کرے، ہاتھ سینے پر رکھے ان سب باتوں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے اور یہی حق ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

خواتین کا طریقۂ نماز

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کرلیجئے:

ا۔۔آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

۲۔۔آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ ہونی چاہئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگالینا مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں، لہذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ رہے۔

۳۔۔۔آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلافِ سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

۴۔۔۔دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ (امدادالاحکام)

۵۔۔۔خواتین کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں، جس میں سر، سینہ، بازو، باہیں، پنڈلیاں مونڈھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں ہاں اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی کیونکہ یہ تینوں چیزیں ستر سے مستثنیٰ ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

۵۔۔۔ نماز کے لئے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی، لہذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کریں، اس مقصد کے لئے موٹا دوپٹہ استعمال کریں۔

۶۔۔۔ اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے، تو نماز ہی نہیں ہوگی، اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

۷۔۔۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی ہونا مکروہ ہے

جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

۱۔۔۔ دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہی ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

۲۔۔۔ دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ خواتین کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں۔

۳۔۔۔ مذکورہ بالا طریقہ پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہیں دونوں ہاتھ سینے پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے خواتین کو مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

۱۔۔۔ اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں پہلی رکعت میں پہلے سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں، اس کے بعد أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھیں اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں، اسکے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اور جب وَلَا الضَّآلِّیْن کہیں اس کے فوراً بعد آمین کہیں، اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔

۲۔۔۔ اگر اتفاقاً امام کے پیچھے ہوں تو صرف سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قراءت کو دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی

دل میں سورہٗ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

۳۔۔۔جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑیں پھر دوسری آیت پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں، مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پر سانس توڑ دیں، پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر پھر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر، اسی طرح پوری سورہٗ فاتحہ پڑھیں لیکن اس کے بعد قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، اور خواتین کو ہر نماز میں الحمد شریف اور سورۃ وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھنی چاہئیں۔(بہشتی زیور)

۴۔۔۔بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصہ کو حرکت نہ دیں،

جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہوں اتنا ہی بہتر ہے اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۵۔۔۔جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں، یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۶۔۔۔جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۷۔۔۔کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدہ کی جگہ پر رکھیں، ادھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں:

ا۔۔۔ جب قیام سے فراغت ہو جائے تو رکوع کرنے کیلئے "اللہ اکبر" کہیں، جس وقت رکوع کرنے کیلئے جھکیں اسی وقت تکبیر کہنا شروع کردیں اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم کردیں۔

۲۔۔۔ خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں مردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں (شامی)

۳۔۔۔ خواتین گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں، مردوں کی طرح کشادہ کرکے گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) کو جھکالیں اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیں۔ (درمختار)

۴۔۔۔کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہا جا سکے۔

۵۔۔۔رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۶۔۔۔دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے سے ملا کر رکھنے چاہئیں۔(بہشتی زیور)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱۔۔۔رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

۲۔۔۔اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

۳۔۔۔بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کر دیتی ہیں اور جسم کے

جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھیں کہ:

۱۔۔خواتین سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں، پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲۔۔سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر اور دبک کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائیں، بازو بھی

پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادیں جہاں تک ہوسکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

۳۔۔۔خواتین کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔

۴۔۔۔سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱۔۔۔ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں، ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا

سجدہ کرلینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے۔

۲۔۔۔خواتین پہلے سجدہ سے اٹھ کر بائیں کولہے کو زمین پر رکھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں او رانگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

۳۔۔۔بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۴۔۔۔اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جاسکے تو بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱۔۔۔دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲۔۔۔سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳۔۔۔سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴۔۔۔اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵۔۔۔اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھیں۔

قعدہ میں

۱۔۔۔قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔۔۔التحیات پڑھتے وقت جب أَشْهَدُ اَنْ لَا پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں، اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرادیں۔

۳۔۔۔اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

۴۔۔۔الا اللہ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کو جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

۱۔۔۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھنے والی عورت کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

۲۔۔۔ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

جب دائیں طرف گردن پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہیں تو یہ نیت کرلیں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے

درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصّے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

مسئلہ:

عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کیلئے اکیلے نماز پڑھنا ہی بہتر ہے البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کررہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کچھ حرج نہیں، لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، برابر ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

(مأخذہ: ''نمازیں سنّت کے مطابق ادا کیجئے''، و ''نمازیں درست کیجئے'')

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد و الہ واصحابہ اجمعین .

درود وسلام

کا حسین مجموعہ

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

کی پراثر مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہِ راست دستیاب ہیں



- گانا سننا اور سنانا
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- وضو درست کیجئے
- موت کے وقت کی بدعات
- اپنی اصلاح کیجئے
- نماز کی بعض اہم کوتاہیاں
- چھ گناہ گار عورتیں
- اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۸
- نماز فجر میں کوتاہی
- رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں
- ٹی وی اور عذاب قبر
- توہین رسالت کا انجام
- طلاق کے نقصانات
- پریشانیاں اور انکا علاج

مکتبۃ الاسلام کراچی